

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہو گا۔

1. 1 - استعارہ کے ارکان کی تعداد ہے۔
- 2 - (A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ
- 3 - (A) مطلع (B) مقطع (C) قافیہ (D) ردیف
- 4 - (A) آئے (B) آئی (C) آیا (D) رہی
- 5 - (A) پڑے ہیں (B) پڑی ہے (C) پڑا ہے (D) پڑے ہوں
- 6 - (A) میری ہے (B) میرا ہے (C) میرے ہیں (D) میرے ہوں
- 7 - (A) سید نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (B) اسوۂ اسلاف (C) اسوۂ صحابہؓ (D) اسوۂ انبیاءؑ
- 8 - (A) مولانا حالی (B) مولانا شبلی نعمانی (C) خواجہ حسن نظامی (D) ڈاکٹر سید عبداللہ
- 9 - (A) پطرس بخاری (B) ابن انشاء (C) مشتاق احمد یوسفی (D) کرل محمد خان
- 10 - (A) قافیہ (B) ردیف (C) تخلص (D) مقطع
- 11 - (A) خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں " یہ ایک نہایت عمدہ اور آزمودہ ہے۔ (B) مقطع (C) قافیہ (D) ردیف
- 12 - (A) کہات (B) مقولہ (C) ضرب المثل (D) محاورہ
- 13 - (A) اردن (B) مصر (C) چین (D) سوڈان
- 14 - (A) مطلع (B) مقطع (C) ردیف (D) قافیہ
- 15 - (A) تشبیہ (B) استعارہ (C) کنایہ (D) مجاز مرسل
- 16 - (A) لقب (B) تخلص (C) عرف (D) کنیت
- 17 - (A) رہی ہے (B) رہے ہیں (C) رہی ہیں (D) رہے ہوں
- 18 - (A) لڑا کو (B) لڑا کی (C) لڑا کا (D) لڑا کے
- 19 - (A) غزل کا پہلا شعر جسکے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں (B) آخری شعر (C) خالی شعر (D) مطلع
- 20 - (A) قافیہ (B) ردیف (C) مطلع (D) مقطع

(پہلا گروپ)

318 (انٹرمیڈیٹ پارٹ I)

پرچہ I

مارکس: 80

(انشائی طرز)

کھینچئے

حصہ اول

(1+1+8 = 10)

درج ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی لکھئے۔

کبھی اے نوجواں مسلم ! تدبیر بھی کیا تو نے؟ وہ کیا گردوں تھا ، تُو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا؟
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں ، تاجِ سردارا

(1+3 x 3 = 10)

درج ذیل اشعار کی تشریح کیجئے اور شاعر کا نام بھی لکھئے۔

نہ گنواؤ ناوکِ نیم کش ، دلِ ریزہ ریزہ گنوا دیا جو بچے ہیں سنگ ، سمیٹ لو ، تنِ داغ داغ لٹا دیا
مرے چارہ گر کو نوید ہو ، صفِ دشمنان کو خبر کرو وہ جو قرض رکھتے تھے جاں پر ، وہ حساب آج پکا دیا
کرد کج جہیں پہ سر کفن ، مرے قاتلوں کو گماں نہ ہو کہ غرورِ عشق کا بانگین ، پس مرگ ہم نے بھلا دیا

حصہ دوم

(1+1+3+10 = 15)

اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح بحوالہ سیاق و سباق کیجئے۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھئے۔

ایک نہایت عاجز و مسکین غریب آدمی جو اپنے ساتھیوں کو محنت اور پرہیزگاری اور بے لگاؤ ایمانداری کی نظیر دکھاتا ہے ، اس شخص کا اس کے زمانہ میں اور آئندہ زمانے میں اس کے ملک ، اس کی قوم کی بھلائی پر بہت بڑا اثر پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس کی زندگی کا طریقہ اور چال چلن کو معلوم نہیں ہوتا مگر اور شخصوں کی زندگی میں خفیہ خفیہ پھیل جاتا ہے اور آئندہ کی نسل کے لیے ایک عمدہ نظیر بن جاتا ہے۔

لاہور کے ہر مریض انجمن میں ایک انجمن موجود ہے ، پریذیڈنٹ البتہ تھوڑے ہیں۔ اس لیے فی الحال صرف دو تین اصحاب ہی یہ اہم فرض ادا کر رہے ہیں۔ چونکہ ان انجمنوں کے اغراض و مقاصد مختلف نہیں اس لیے بسا اوقات ایک ہی صدر صبح کسی مذہبی کانفرنس کا افتتاح کرتا ہے اور شام کو کسی کرکٹ ٹیم کے ڈیز میں شامل ہوتا ہے۔ اس سے ان کا مطمح نظر وسیع رہتا ہے۔ تقریر عام طور پر ایسی ہوتی ہے جو دونوں موقعوں پر کام آ سکتی ہے۔ چنانچہ سامعین کو بہت سہولت رہتی ہے۔

(ورق اٹھائے)

91-11-18

(1+9=10)

یل میں سے کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھئے اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجئے۔

(5)

والقاسم زہراوی (ii) چراغ کی لو

(10)

لندھرتی کی نظم ”ہلال استقلال“ کا خلاصہ لکھئے۔

وں کے درمیان ”بے روزگاری“ کے موضوع پر مکالمہ لکھئے۔

یا

قبال“ کے حوالے سے اپنے کالج میں منعقدہ تقریب کی روداد لکھئے۔

(10)

(2+8=10)

بورڈ کے چیئرمین کے نام سند کے حصول کیلئے درخواست تحریر کیجئے۔

یل عبارت کی تلخیص کیجئے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجئے۔

سرسید نے قدامت پسند مسلمانوں کو نئے زمانے کی ضروریات سے آگاہ کیا اور ہزار وقتوں سے ان کو نئے علوم کے حصول اور نئی حکومت سے تعاون پر آمادہ کیا۔ اپنی مذہبی تصانیف اور رسالہ ”تہذیب الاخلاق“ کے اجراء سے انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ اسلام عقل کے اصولوں پر مبنی ہے۔ 1884ء میں سرسید نے پنجاب کا دورہ کیا جہاں ”زندہ دلاں پنجاب“ کی قدردانی سے ان کو بڑی تقویت پہنچی۔ پنجاب کے مسلمان، سرسید کی منادی پر اس طرح دوڑے جس طرح پیاسا پانی پر دوڑتا ہے۔ ایک طرف وہ علی گڑھ سے وابستہ ہوئے، دوسری طرف انہوں نے لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا ادارہ قائم کیا۔ 1867ء میں بنارس کے بعض ہندوؤں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اُردو کو موقوف کر کے ملک میں بھاشا زبان رائج کی جائے۔ سرسید کہتے تھے ”یہ پہلا موقع تھا جب مجھے یقین ہو گیا کہ اب ہندو مسلمانوں کا بطور ایک قوم کے ساتھ چلنا محال ہے اور دونوں قومیں کسی کام میں دل سے شریک نہ ہو سکیں گی۔“